Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؍

263

یوم:۔ یکشنبہ ★ ۲۰؍ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۹؍ فتح ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۹؍ دسمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۳۰

سیاسی کمیٹی کے فیصلہ کیخلاف قبرص کے دارالحکومت میں زبردست مظاہرے

نکوسیا ۱۸؍ دسمبر۔ قبرص کے متعلق اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے یونان کی جو قرارداد نامنظور کر دی تھی۔ اس کے متعلق احتجاج کرنے کے لئے آج قبرص کے دارالحکومت نکوسیا میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ ہزاروں طلبا نے شہر میں جلوس نکالے اور امریکی کونسل خانہ کے سامنے نعرے لگائے۔ انہوں نے قونصل خانہ کی عمارت کی دو کھڑکیاں بھی توڑ ڈالیں اس سے پہلے یونان میں سالونیکا کے مقام پر بھی اس فیصلے کے خلاف زبردست مظاہرے کئے گئے تھے اور امریکی قونصل خانہ کو نقصان پہنچایا گیا تھا۔

لاہور ۱۸؍ دسمبر۔ گورنر پنجاب مسٹر مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کل شام خیبر میل کے ذریعے کراچی واپس پہونچ رہے ہیں۔

کرنل عابد حسین مرکزی کابینہ میں لے لئے گئے

انہوں نے آج تیسرے پہر اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا

کراچی ۱۸ دسمبر کرنل عابد حسین مرکزی کابینہ میں لے لئے گئے ہیں۔ انہوں نے آج تیسرے پہر گورنر جنرل ہاؤس میں اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ کرنل عابد حسین ضلع جھنگ کے رہنے والے ہیں۔ وہ پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں ان کی عمر اس وقت ۳۹ سال کی ہے

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸؍ دسمبر مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز آجکل میو ہسپتال (البرٹ وکٹر وارڈ) میں زیر علاج ہیں بائیں بازو میں قدرے حس پیدا ہو رہی ہے۔ عام حالت اچھی ہے۔ احباب مکرم صوفی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں

تھل کے متعلق وزیر ترقیات کے تاثرات

لاہور ۱۸؍ دسمبر وزیر صحت و ترقیات سید علمدار حسین شاہ گیلانی نے کہا ہے کہ تھل کو بڑی تیزی سے صنعتی علاقہ بنایا جا رہا ہے۔ تھل کے حالیہ دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تھل کی بے آب و گیاہ ریگستان کی زمین اب ہر لحاظ سے ترقی کر چکی ہے۔ یہاں کئی منڈیاں بن چکی ہیں۔ کئی سکول اور ہسپتال تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ دو ٹیکسٹائل ملیں قائم کی جا چکی ہیں۔ اور نصف درجن ملیں زیر تعمیر ہیں۔ خیال ہے کہ ۱۹۵۶ء میں شیشے تیار کرنے والا ایک کارخانہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ جس سے ملک کی شیشے کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

★ وزیر اعظم سر جان کوٹلا والا نے شہنشاہ جاپان ہیروہیٹو سے ملاقات کی

اگر امریکہ کا کوئی خیر سگالی وفد چین بھیجا جائے تو اس کا خیر مقدم کیا جائے گا

وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کی وزیر اعظم برما کو یقین دہانی

ہنوئی ۱۸؍ دسمبر۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو نے کہا ہے کہ اگر امن برقرار رکھنے کے لئے انہیں امریکہ جانے کی دعوت دی جائے تو وہ اس کے لئے تیار ہیں۔ چین سے واپس برما آتے ہوئے کمبودیا کے دارالحکومت میں انہوں نے کہا کہ فارموسا کے تصفیہ کا حل جلد از جلد ہو جانا چاہئیے۔ انہوں نے کہا کہ چین کسی پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ چین کے باشندوں کو تعمیر و ترقی کے کام پر لگا دیا جائے۔ جنہیں ماضی میں غیر ملکی طاقتوں نے لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ چین کے لوگ امریکہ کے مخالف نہیں ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے انہیں یقین دلایا ہے کہ اگر امریکہ کا کوئی خیر سگالی وفد چین بھیجا جائے۔ تو اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

جاپان اور لنکا کے درمیان ماہی گیری کا معاہدہ

ٹوکیو ۱۸؍ دسمبر۔ جاپان کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ لنکا کے سمندروں میں مچھلیاں پکڑنے کی غرض سے جاپان کو مراعات دینے کے لئے جاپان اور لنکا کی بات چیت جاری ہے

وزیر اعظم لنکا کی شہنشاہ جاپان سے ملاقات

ٹوکیو ۱۸؍ دسمبر۔ آج ٹوکیو میں لنکا کے ★

جنرل اسمبلی کا نواں اجلاس ختم ہو گیا

نیویارک ۱۸؍ دسمبر کل رات نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا نواں اجلاس ختم ہو گیا۔ اسمبلی کے صدر نے کہا کہ اس سیشن میں دو اہم واقعات ہوئے یعنی تخفیف اسلحہ اور ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

★ وزیروں مسٹر اشرف الدین چوہدری اور مسٹر عزیز الحق نے آج گورنر جنرل سے ملاقات کی۔

ہندوستانی پارلیمنٹ کے سپیکر کے خلاف قرارداد عدم اعتماد مسترد

نئی دہلی ۱۸؍ دسمبر۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے اکیس ممبروں نے ایوان کے سپیکر مسٹر ماؤلنکر کو برطرف کرنے کے متعلق جو قرارداد پیش کی تھی اسے آج پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے رد کر دیا۔ مخالف پارٹی کی طرف سے ان پر غیر جانبداری سے اپنے فرائض سرانجام نہ دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

امریکی سرمایہ داروں سے ایران میں سرمایہ لگانے کی اپیل

سان فرانسسکو ۱۸؍ دسمبر شاہ ایران نے امریکہ کے متمول لوگوں سے کہا ہے کہ وہ ایران کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اپنا سرمایہ وہاں لگائیں۔ انہوں نے سان فرانسسکو میں ایک تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایران کی ترقی کے سات سالہ منصوبہ پر کام شروع ہونے والا ہے۔ اس منصوبہ پر ایک ارب ڈالر خرچ آئیں گے میرے امریکہ آنے کا اہم مقصد یہاں کے لوگوں کو اس منصوبہ میں سرمایہ لگانے کی ترغیب دینا ہے تاکہ سرمایہ کی کمی جو اس منصوبہ کے شروع میں پیدا ہوگی اسے دور کیا جا سکے

مسٹر سہروردی کے متعلق خبر کی تردید

کراچی ۱۸؍ دسمبر۔ آج ایک پریس نوٹ میں نئی دہلی کے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ مسٹر سہروردی کو نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کی پیشکش کی گئی ہے۔

★ کراچی۔ ۱۸؍ دسمبر فضل الحق کابینہ کے دو سابق ★

کلیرنس سیل

جلسہ سالانہ کی آمد کے پیش نظر ہر قسم کے سامان میں ارزانی کر دی گئی ہے۔ خصوصاً بوٹ فلیٹ چپل سینڈل وغیرہ کی قیمتوں میں کافی تخفیف کر دی گئی ہے۔ احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

احمدیہ ماڈرن سٹور گول بازار ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۵۴ء

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ر دسمبر
اتوار * پیر * منگل

پہلا دن ۲۶ر دسمبر بروز اتوار

پہلا اجلاس

۹-۱۵ سے ۹-۴۵ تک تلاوت قرآن کریم و نظم — از جلسہ گاہ مردانہ

۹-۴۵ " ۱۰-۱۵ " افتتاحی تقریر و دعا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز — "

۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۰ " ذکر حبیب - چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے — "

۱۱-۰۰ " ۱۱-۱۵ " تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۱-۱۵ " ۱۱-۴۵ " جماعتی تربیت کے متعلق ہماری ذمہ واریاں — سیدہ مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۱-۴۵ " ۱۲-۰۰ " حقوق العباد — مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر وعصر

یہ سارا مردانہ جلسہ گاہ سے لیا جائے گا۔ جو مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱-۴۵ سے ۲-۰۰ تک تلاوت قرآن کریم و نظم — از جلسہ گاہ مردانہ

۲-۰۰ " ۲-۴۵ " حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے — میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ۔ "

وقفہ برائے اعلانات

۲-۴۵ سے ۳-۳۰ تک بین الاقوامی کشمکش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی — صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب — از جلسہ گاہ مردانہ

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر بروز پیر پہلا اجلاس

۹-۱۵ سے ۹-۳۰ تک تلاوت قرآن کریم — امۃ الحی تقی صاحبہ

۹-۳۰ " ۹-۴۵ " نظم

۹-۴۵ " ۱۰-۱۰ " ہمارا ماحول اور ذکر الٰہی — امۃ اللہ صادق صاحبہ ایم اے

۱۰-۱۰ " ۱۰-۱۵ " نظم و اعلانات

۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۰ " احمدیت پر اعتراضات کے جوابات — ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ از جلسہ گاہ مردانہ

۱۱-۰۰ " ۱۱-۱۰ " نظم و اعلانات

۱۱-۱۰ " ۱۱-۲۰ " عورتوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات — سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۱-۲۰ " ۱۱-۴۵ " مسلمانوں کی علمی خدمات — مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ عمر ایم اے

وقفہ برائے اعلانات وغیرہ

دوسرا اجلاس

۲ بجے تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز — از جلسہ گاہ مردانہ

۲۷-۲۸ر دسمبر کی درمیانی شب بوقت ساڑھے سات بجے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ ہوگی۔

۲۸ر دسمبر بروز منگل - پہلا اجلاس

۹-۱۵ سے ۹-۳۰ تک تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ " ۹-۵۵ " برکات الدعا — حمیدہ صابرہ صاحبہ دختر ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر

۹-۵۵ " ۱۰-۲۰ " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی۔ — امۃ الرشید شوکت صاحبہ

۱۰-۲۰ " ۱۰-۳۰ " وقفہ برائے نظم و اعلانات — اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب

۱۰-۳۰ " ۱۱-۰۰ " جنت ارضی کی حقیقت — امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے

۱۱-۰۰ " ۱۱-۴۵ " شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری از جلسہ گاہ مردانہ

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر وعصر

۱-۴۵ سے ۲-۰۰ تک تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۰ " تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز — از جلسہ گاہ مردانہ

نوٹ:- پروگرام میں تبدیلی صرف جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اجازت سے کی جاسکتی ہے۔

چار لاکھ کی پیشکش کے سلسلہ میں ایک خادم کا
قابل تقلید نمونہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۱۰ر دسمبر تا ۱۷ر دسمبر ۱۹۵۴ء ہفتہ تحریک جدید منایا جارہا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ خدام دفتر دوم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور دفتر دوم کے وعدوں کی مجموعی مقدار چار لاکھ تک پہنچا دیں۔ اس سلسلہ میں ایک مخلص خادم کا مکتوب موصول ہوا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرم محترم جناب مہتمم صاحب تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے اپنے اعلان متعلقہ ہفتہ تحریک جدید میں یہ تحریک کی ہے کہ نوجوان دفتر دوم میں گذشتہ سال سے دُگنے وعدے لکھائیں اور وعدوں کی مجموعی رقم چار لاکھ تک پہنچا دیں۔ میرا گذشتہ سال کا وعدہ دس روپے تھا اس سال میں نے بارہ روپے وعدہ کیا تھا۔ لیکن آپ کے اس اعلان کے بعد میں اپنا وعدہ بارہ روپے کی بجائے چوبیس ۲۴ روپے پیش کرتا ہوں دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے اور ادا سے پورا کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ والسلام — خاکسار بشیر احمد رفیق بی اے جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ

جملہ خدام کو چاہیئے کہ وہ اس خادم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اپنے گذشتہ وعدوں میں معتد بہ اضافہ کر کے چار لاکھ کی پیشکش کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں اور گذشتہ بقایا جات اور آئندہ وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ تعلیم کا سال رواں کا پروگرام

۱- مجالس میں لائبریریوں کا قیام — ۲- مجالس "انصار سلطان القلم" کا قیام

۳- مجالس "حُسنِ بیان" کا قیام — ۴- ہر خواندہ خادم کسی ایک ناخواندہ کو سال رواں میں پڑھا دے

۵- ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائے (اس ہفتہ کی تعین بعد میں کی جائے گی)

۶- موسم گرما کی تعطیلات میں تربیتی کیمپ کا انعقاد (مہتمم تعلیم مرکزیہ)

سہ ماہی نصاب

شعبہ تعلیم کے سال رواں کے پروگرام کے مطابق اس سہ ماہی کے لئے ذیل کی کتب بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ مجالس اپنے طور پر ان کا امتحان لیں گی۔ اور پھر کامیاب ہونے والے خدام کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دیں گی تاکہ سندات جاری کی جاسکیں۔

پہلی سہ ماہی ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۴ء سے پندرہ مارچ ۱۹۵۵ء تک شمار ہوگی۔

کتب نصاب:- (۱) کشتی نوح (۲) الوصیت (۳) احمدیت (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وہ پیغام جو سیالکوٹ کے ایک جلسہ میں سنایا گیا تھا) (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

"بمطالبہ نواب الدین احمد صاحب قادیانی از مولوی عبد الودود صاحب فاروقی جسونت بلڈنگ لاہور تاریخ سماعت ۵ر ۱۲ ۱۶ دو بجے بعد دوپہر مقرر کر کے مولوی عبد الودود صاحب کو اطلاع دی گئی تھی۔ لیکن رجسٹری عدم پتہ مولوی صاحب مذکور کی وجہ سے واپس آگئی ہے اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مولوی صاحب مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ تاریخ مذکور پر پیروی کے لئے پہنچ جائیں۔ نوٹ:- اپیل مدعی کی سماعت ہوگی (ناظم دار القضاء ربوہ)

خادم مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ گجرات کے لئے ایک خادم مسجد (نقیب) کی ضرورت ہے۔ جو چندے کی وصولی کا کام بھی کر سکتا ہو۔ تنخواہ -/۳۰/۵ روپیہ ماہوار ہے اور رہائش کے لئے مکان کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ خاکسار کو جلد سے جلد بھجوا دیں۔ نیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں ذاتی طور پر مل کر بھی تصفیہ ہو سکتا ہے۔

(ملک عبد الرحمٰن خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات)

سپاس تعزیت

حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ رضؓ کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی طرف سے اس کثرت سے اظہار تعزیت کے خطوط آرہے ہیں کہ ان کا فرداً فرداً جواب نہیں دیا جاسکتا۔ لہٰذا تمام افراد خاندان کی طرف سے جملہ بزرگان کرام و احباب کا بہت بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے جس ہمدردی اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ ہم سب اس کے لئے ازحد ممنون ہیں اللہ تعالےٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین (خاکسار محمد عیسےٰ منیجر دواخانہ مرہم عیسےٰ دہلی گیٹ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۵۴ء

264

تشدد کا استعمال

ہم اپنے گزشتہ چند اداریوں میں اس بات پر زور دیتے رہے کہ بعض اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر باہم کشمکش حکومت اور ایسی سیاسی پارٹیوں میں جاری ہے۔ جو اسلام کے نام پر کھڑی ہوئی ہیں۔ اس کشمکش کی وجہ سے نہ صرف عالم اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ بلکہ خود اسلام بھی بدنام ہو رہا ہے۔ جس کا ایک نہایت واضح مظاہرہ مصر کے حالیہ واقعات کی صورت میں ہوا ہے

اس ضمن میں ہم نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ بعض لوگ پاکستان میں بھی مصر کی حکومت کے متعلق پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور اخوان کو بالکل بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اخوان بالکل بے گناہ ثابت ہوں تو ہمیں اس کا کوئی دکھ نہیں ہے۔ اور اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ خواہ اخوان کتنے ہی مجرم تھے۔ ان میں سے کسی کو موت کی سزا نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن ہمارے نزدیک ان کو بالکل بے گناہ ثابت کرنے کی جو یہاں کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ شکوک سے خالی نہیں۔ اور اخوان کے خون سے بجائے عبرت حاصل کرنے کے اسے عالم اسلام میں خواہ مخواہ کا ہیجان پیدا کرنے اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی جن میں پاکستان بھی شامل ہے خاص کر جہاں جہاں اخوان کے نمونہ کی اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں موجود ہیں مصر کے سے حالات پیدا کرنے کا دانستہ یا نادانستہ ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔

آیا اخوان بالکل بے گناہ ہیں یا نہیں اس پر ہم اپنی رائے کا اظہار نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ ہمارے پاس وہ تمام حقائق موجود نہیں ہیں۔ جن کے پیش نظر ہم ایسا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوں۔ البتہ ذیل میں ہم روزنامہ تسنیم کے اخوان نمبر میں سے ایک مضمون کے چند اقتباسات جو "الاخوان اور فوجی آمریت" اور "کشمکش کی پوری داستان" کے دوہرے عنوان کے ساتھ شائع ہوا ہے درج کرتے ہیں۔ ان سے اخوان کی ذہنیت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ ثابت ہو جائے گا کہ آیا مصری حکومت نے اخوان پر جن جرائم کے الزامات لگائے ہیں اخوان سے ان کے سرزد ہونے کا نہ صرف امکان بلکہ احتمال غالب ہے کہ نہیں۔ اس مضمون میں مصری حکومت کے اخوان پر الزامات اور ان الزامات کا اخوان کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے پیش کیا گیا ہے وھو ھذا

"اس کے بالمقابل اخوان کا بیان ہے کہ فوجی انقلاب کے علمبرداروں اور الاخوان المسلمین کے مابین ابتدائی فضا تعاون و اشتراک کی تھی۔ شروع میں انقلابیوں نے جو اقدامات بھی کئے وہ فوج اور پولیس کے ان افسران کے بل پر کئے ہیں جو اخوان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ہر قدم پر اخوان نے حکمرانوں کے حق میں قوم کی رائے کو ہموار کرنے کی کوشش کی ہے۔ موجودہ ارباب اقتدار کے ساتھ اخوان کے روابط موجودہ انقلاب سے بہت قبل ۱۹۴۵ء سے قائم ہیں۔ اخوان کے جو حلقے اس وقت فوج میں موجود تھے۔ ان کے اجتماعات میں جمال عبدالناصر عبداللطیف بغدادی۔ کمال الدین حسین۔ حسن ابراہیم خالد محی الدین حسین شافعی وغیرہ شریک ہوا کرتے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں جب جماعت اخوان کو توڑ دیا گیا۔ تو اس وقت جمال عبدالناصر اور ان کے ساتھیوں نے آزادی پسند فوجی افسروں کی ایک الگ تنظیم بنائی۔ لیکن اخوان کے ساتھ ان کے مراسم بہت اچھے رہے۔ حتیٰ کہ جس وقت فاروق کے خلاف مسلح انقلاب کا پروگرام بنایا جا رہا تھا۔ اس وقت بھی یہ افسر اور اخوان مل جل کر کام کر رہے تھے۔"

"اخوان کا یہ کہنا ہے کہ ان ابتدائی نازک مراحل میں الاخوان المسلمون اور فوج کے حکام کا تعاون اتنا زیادہ تھا کہ مصر اور بیرون مصر عام طور پر یہ سمجھا جانے لگا تھا کہ مصر میں یہ انقلاب اخوان نے ہی برپا کیا ہے حالانکہ اخوان کی خواہش شروع سے یہ تھی کہ اس جدوجہد میں جو حصہ انہوں نے ادا کیا ہے اس کی روداد منظر عام پر نہ آئے۔ تاکہ دنیا بھر کی وہ طاقتیں اور سلطنتیں جنہیں اخوان اور اسلام کے خلاف دلی بغض و عناد ہے۔ وہ اس نوخیز انقلاب کی راہ روکنے پر کمربستہ نہ ہو جائیں۔ بہر کیف یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مصر کی اس تحریک آزادی میں اخوان کی کوششوں کو ایک اہم مقام حاصل ہے ایک طرف تو فوج اور پولیس میں اخوان کے آدمی انقلاب کا راستہ ہموار کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف شہری آبادیوں میں ہزارہا اخوان سڑکوں اور بازاروں میں پہرہ دار بن کر کھڑے ہو گئے۔ تاکہ وہ غیر ملکی اداروں سفارت خانوں اور شہروں کے ان حصوں کی حفاظت کریں۔ جہاں اجنبی اقوام کے شہری بستے ہیں۔ وہ عوام کے اندر پرامن انقلاب کے لئے داعی بن کر نکل آئے۔ تاکہ وہ شہروں اور دیہات میں امن کو بحال رکھ سکیں۔ اور انہیں اس تحریک کا حامی بنائیں۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اخوان اس جنگ آزادی کا دل و دماغ دست و بازو اور روح رواں تھے۔ اور انتہائی خطرناک مراحل میں اس جنگ کے لئے فکری تائید اور قومی بنیاد اخوان نے ہی فراہم کی ہے۔"

"اخوان نے جن مختلف پیرایوں میں فوجی تحریک کی اعانت کی ہے۔ ان کی صرف چند مثالیں اوپر بیان ہوئی ہیں۔ نصرت و تائید کی یہ صورتیں بالکل فطری تھیں۔ اس کے متعدد وجوہ تھے۔ ایک تو فوجیوں کے ساتھ اخوان کے دیرینہ مراسم تھے۔ دوسرے اخوان پہلے سے ہی فاروق کے خلاف معرکہ آرا تھے۔ اور اس کے استبداد اور ظلم کا نشانہ جس طریق پر اخوان بن رہے تھے۔ اس طرح کوئی اور فرد یا گروہ نہیں بن رہا تھا۔ اس سلسلہ میں جن مظالم و شدائد جن مصیبتوں اور اذیتوں میں اخوان کو مبتلا ہونا پڑا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

پھر فوجی انقلاب کے سربراہ کاروں نے اخوان کو یہ یقین دلایا تھا۔ کہ ان کا اصل نصب العین اسلام کا غلبہ اور اسلام کی حکومت ہے جسے وہ تدریجاً حاصل کریں گے۔"

(روزنامہ تسنیم ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۴ء)

اس مضمون میں اس بات کو واضح کرنے کے بعد کہ فوجی انقلاب کی روح رواں دراصل اخوان ہی تھے ان باتوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جن سے مصری حکومت اور اخوان میں ناچاقیاں بڑھتی گئیں۔ اور آخر ان ناچاقیوں کا وہ نتیجہ نکلا۔ جو سب کو معلوم ہے ہمیں اس سے غرض نہیں کہ اس کشمکش میں کون راستی پر تھا یا کون غلطی پر البتہ اس کشمکش کا جو نتیجہ نکلا وہ دردناک ہے۔ اور چونکہ یہ دردناک حالات اسی کشمکش کے نتیجہ میں برآمد ہوئے ہیں۔ اور اس کشمکش کی بنیادی وجہ جیسا کہ اس مضمون سے واضح ہوتی ہے اخوان کی یہ کوشش ہے کہ انقلاب کے بعد اسلامی بنیادوں پر حکومت قائم ہو۔ مگر حکومت میں اخوان کا اثر باقی نہیں رہا۔ اس لئے ہم تمام ماحول پر غور کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ چونکہ اخوان کا رشتہ حکومت سے منقطع ہو چکا تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ انقلاب ان کی مدد سے ہوا ہے۔ اس لئے اگر وہ انقلاب کے بعد اپنے ارادے پورے نہ ہوتے دیکھ کر چاہتے تھے کہ خود حکومت پر قبضہ کر لیا جائے۔ تو لازماً وہ انہی لائنوں پر چلے ہیں۔ جن لائنوں پر فوجی کوپ چل کر کامیاب ہوا تھا۔ ان کے پاس اسلحہ موجود تھا اور فوج میں بھی ان کے ساتھی موجود تھے جیسا کہ اسی مضمون سے واضح ہوتا ہے۔

یہ اسلحہ خواہ کسی طرح ان کے پاس آیا تھا۔ خواہ کرنل ناصر نے ہی ان کو دیا تھا۔ مگر یہ واقعہ ہے کہ اخوان کے پاس کثرت سے اسلحہ موجود تھا۔ اور چونکہ انہیں یقین تھا۔ جیسا کہ اسی مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ فوجی انقلاب کی وہ ہی روح رواں تھے۔ اس لئے یہ یقین بھی کہ اگر وہ موجودہ حکومت کے خلاف اٹھیں گے تو ضرور کامیاب ہوں گے غیر اغلب نہیں ہے۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا کہ فوجی حکومت نے ان پر تشدد کے استعمال کے جو الزامات لگائے ہیں وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں۔ کوئی عقل سلیم ایسے دعوے کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتی۔ مندرجہ ذیل باتوں پر غور کیجئے۔

(۱) اخوان بزور حکومت پر قبضہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ فوجی حکومت کے ساتھ ان کے تعاون سے ظاہر ہے۔

(۲) وہ فوجی انقلاب کی روح رواں تھے ان کو اس سے یہ یقین پیدا ہونا اغلب ہے۔ کہ وہ موجودہ فوجی حکومت کو بھی اسی طرح گرا سکتے ہیں جس طرح انہوں نے فاروق کی حکومت کو گرایا ہے

(۳) اخوان کے پاس بکثرت اسلحہ موجود تھے اور فوج میں بھی ان کے ساتھی بکثرت موجود تھے۔

اگر یہ باتیں صحیح ہیں۔ اور جیسا کہ خود اس مضمون کے اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل صحیح ہیں۔ تو اس سے قیاس کیا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ کہ اخوان اور حکومت کے مابین کشمکش میں اخوان آئین پسندی سے ایک انچ بھی نہیں ہٹے ہوں گے۔ یا یہ کہ حکومت کے ان پر الزامات اگر سو فیصدی درست نہیں تو کم از کم پچاس فیصدی ضرور درست ہیں۔

اب ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا بھی غیر اغلب نہیں ہے۔ کہ اگر اخوان ایک ایسی سیاسی پارٹی میں منظم نہ ہوتے۔ جو بزور "اسلامی حکومت" قائم کرنے کو جائز سمجھتی ہے۔ تو انقلاب کے بعد ان کا فوجی حکومت سے تصادم ناممکن تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایسی پارٹی بازی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے فتنہ و فساد کا اندیشہ ہے۔ اور اسلام کے نزدیک "الفتنة اشد من القتل" (فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے)

اخوان اور فوجی کونسل والے باہم شروع میں کتنے شیر و شکر تھے۔ اگر اخوان صبر کرتے اور آئینی طریقوں تک اپنی سرگرمیاں محدود رکھتے تو ایسی دردناک صورت کبھی پیدا نہ ہوتی۔ ان کا کافی زور تھا۔ سیاسی امور میں بے شک وہ مشورے دیتے۔ مگر ان پر دھمکیوں کی حد تک مصر نہ ہوتے۔ تو یقیناً ان کا فوجی حکومت سے تصادم نہ ہوتا۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ وہ نرمی سے اور بتدریج اپنی طرز کی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ مگر انہوں نے جلدی کی۔ اور اپنے دوستوں کو اپنے خلاف یہاں تک کر لیا۔ کہ وہ ان کا نام و نشان مٹانے کے درپے ہو گئے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے خواب کی تعبیر کو خود ہی کوسوں دور کر دیا۔ اس سے ایک اسلامی دماغ اس بات پر سوچنے لگتا ہے۔ کہ کیا اس میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں کام کر رہا؟

گولڈ کوسٹ اسمبلی کے ممبران کی طرف سے اسلام پر اعتراضات

(اور)

جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کے جوابات

گولڈ کوسٹ کی مجلس قانون ساز کے بعض ممبروں کی طرف سے آج کل اس امر کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ وہاں کے مسلمانوں پر بعض پابندیاں عاید کردی جائیں۔ ان کی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ اور انہیں ملک کے آئین کے متعلق کچھ بولنے کا حق حاصل نہ ہو۔ اپنی کوششوں کے جواز کے متعلق وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ اسلام اپنے پیرووں کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ وہ بزور نظام حکومت پر تسلط حاصل کریں۔ اور اپنے دین کو پھیلانے کے لئے تلوار کا استعمال کریں (نعوذ باللہ) اس لئے ان کی متشددانہ کارروائیوں کے شروع ہونے سے پہلے ہی ان کا سدِباب کیا جانا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ مقیم کماسی مکرم محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اسلام پر ان حملوں کے جواب میں کماسی کے مشہور روزنامہ "اشانتی پائنیر" کے ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے شماروں میں ایک تحقیقی مضمون لکھا۔ جس کا عنوان "ہمارے نمائندگان اسمبلی اور اسلام" تھا۔ اس مضمون میں آپ نے آیات قرآنیہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے یہ بات ثابت کی ہے۔ کہ اسلام پر جبر کا جو الزام ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ اس کے برعکس اسلام کامل رواداری اور امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ اور اس سلسلہ میں اس نے جو تعلیم دی ہے۔ وہ ایسی شاندار ہے کہ پچھلے مذاہب کی تعلیم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ ذیل میں اس مضمون کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ اس مضمون کو پڑھنے سے ناظرین کو یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ بعض جماعتوں کا یہ عقیدہ کہ اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے حکومت پر بزور قبضہ کرلینا جائز ہے۔ ان مسلمانوں کے لئے جو غیر اسلامی ملکوں میں رہتے ہیں۔ کس طرح مہلک ثابت ہو رہا ہے۔ اور کس طرح اس عقیدہ کی آڑ لے کر ان کے مخالف ان کو کچلنا چاہتے ہیں

"چند روز تک قانون ساز اسمبلی کا اس سال کا تیسرا اور آخری اجلاس ہونے والا ہے۔ یہ دوسرا موقعہ ہوگا۔ کہ "گولڈ کوسٹ اسمبلی" بعض ایسے اہم مسائل پر بحث کرنے کے لئے منعقد ہوگی۔ جن کا ملک کو شدت سے سامنا ہے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس موقعہ پر بعض آنریبل ممبران کا رویہ یقیناً قابل افسوس ہے۔ میرا مطلب ان ممبران سے ہے۔ جو ملک کی بعض سیاسی پارٹیوں پر پابندیوں کے متعلق مسٹر ہیمنڈ کی پیش کردہ ایک نجی قرارداد کے حامی ہیں۔ اور جنہوں نے اس موضوع پر کئی تقاریر بھی ارشاد فرمائی ہیں۔

میں کوئی سیاستدان نہیں ہوں۔ جہاں تک سیاست کا تعلق ہے۔ میں اس میں کوئی دخل دینا نہیں چاہتا۔ لیکن اس معاملہ کے اخلاقی پہلو کے متعلق میں ضرور کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

اس قرارداد کے حامی مقررین ایک ایسا قانون منظور کرانے پر زور دے رہے ہیں۔ جس کی رو سے ایسی سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگادی جائے۔ جن کا تعلق ان کے خیال کے مطابق ایک خاص عقیدہ نسل یا علاقہ سے ہے۔ لیکن تقریروں کے جوش میں انہوں نے اس امر کو بالکل نظرانداز کردیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی میں ان علاقوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ جہاں کے تمام باشندے عیسائی یا بت پرست نہیں ہیں۔ بلکہ وہاں مسلمان بھی کافی تعداد میں بستے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ بعض مسلمان ایسے بھی ہوں۔ جن کے ووٹوں کی مدد سے ہی وہ اس ایوان میں پہنچے ہیں۔ جہاں اب وہ ان کے احساسات کو مجروح کر رہے ہیں۔ کیا احسان نا فراموشی کی یہ بدترین مثال نہ ہوگی۔

[illegible] آنریبل ممبر تو مخالفت کے جوش میں یہاں تک بڑھ چکے ہیں۔ کہ انہوں نے اندھادھند اسلام پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور اپنی طرف سے اس کو نہایت مکروہ شکل میں پیش کیا ہے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ انہوں نے کبھی اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کا براہِ راست مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ ان کی معلومات کا مدار کلیتہً ان مستشرقین کی تحریرات پر ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے تصورات کی عینک سے دیکھنے کے عادی ہیں۔

کسی امر پر اعتراض کرنا اتنا برا نہیں ہے۔ جتنا اسے توڑ مروڑ کر پیش کرنا۔ جہاں دیانتدارانہ تنقید زیربحث امر کے ہر پہلو کو اجاگر کر دیتی ہے۔ وہاں کسی چیز کو غیرحقیقی شکل میں پیش کرنے سے نہ صرف صداقت کے آفتاب پر خاک ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بلکہ متلاشیٔ حق کو بھٹکا دینے کا مکروہ فعل بھی کیا جاتا ہے۔

آنریبل ممبر اسلام کی نشرواشاعت کو تلوار کا رہینِ منت سمجھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت اس طرح ہوئی۔ کہ ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار۔ لیکن یہ الزام قطعی بے بنیاد اور حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ وہ اسلام جسے پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ وہ ہرگز اس بات کا محتاج نہیں ہے۔ کہ اسے تلوار کے زور سے پھیلایا جاتا۔

پیغمبر اسلامؐ نے اسلام کو پھیلانے کے لئے کبھی بھی تلوار چلانے اور جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس کے برعکس آپ کی ذات ہی تھی۔ جس نے واشگاف الفاظ میں یہ اعلان فرمایا "لا اکراہ فی الدین۔" دین میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔ سچائی تمہارے پروردگار کے پاس سے نازل ہو چکی ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے۔ اور جو چاہے انکار کردے۔ فان اعرضوا فما ارسلناک علیھم حفیظا ان علیک الا البلاغ۔ (اگر اتنا سمجھانے پر بھی یہ لوگ روگردانی کرتے رہیں۔ تو اے رسول ہم نے تم کو ان پر کوئی داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں۔ تمہارے ذمہ فقط حکم الٰہی کا پہنچا دینا ہے)

غیر مذاہب کے احترام کے بارہ میں قرآنی تعلیمات انتہائی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے۔ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم۔ اے مسلمانو! یہ مشرک خدا کے سوا جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کو برا نہ کہو۔ کیونکہ یہ لوگ بھی براہ نادانی ناحق خدا تعالیٰ کو برا کہہ بیٹھیں گے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مأمنہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون۔ (اے پیغمبر! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو۔ تو اس کو پناہ دو۔ یہاں تک کہ وہ اطمینان سے کلام خدا کو سن لے پھر اس کو اسکی امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔

مندرجہ بالا آیات میں مشرکین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین زمانۂ جنگ میں کی گئی ہے۔ اسلام کی اس رواداری کی مثال یقیناً اور کہیں نہیں ملے گی۔ یہ آیات آنریبل ممبر کے اس عقیدہ کی بنیاد کے لئے ضرب کاری ہیں۔ کہ اسلام تبدیلیٔ مذہب کے لئے جبر اور طاقت کی اجازت دیتا ہے۔

اگر یہ صحیح ہوتا۔ اور اگر مسلمانوں کی ابتدائی جنگیں اسلام پھیلانے کے لئے کی گئی ہوتیں۔ تو قرآن مجید کس طرح اس بات کی اجازت دیتا۔ کہ اگر کوئی غیرمسلم حفاظت کا طلبگار ہو۔ تو اسے کسی امن کی جگہ پہنچا دو۔ اور اسے اسلام قبول کئے بغیر جانے دو؟ حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ اسلام کلیتہً امن کا مذہب ہے۔ "اسلام" کے لفظی معنی ہی "امن اور سلامتی" کے ہیں۔ اسلام نے اس وقت مختلف عقائد رکھنے والی اقوام کے درمیان امن اور برادرانہ تعلقات کی بنیاد رکھ دی تھی۔ جب اس نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ گزشتہ انبیاءؑ نے جو دین دنیا کے سامنے پیش کئے۔ وہ سب خدا کی طرف سے تھے۔

قرآن کریم کی آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے۔ ہر زمانہ ہر ملک اور ہر قوم میں ایسے مصلحین بھیجتا رہا ہے جنہوں نے آکر اپنی قوم کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیا۔ بائیبل میں جن انبیاءؑ کا ذکر آتا ہے۔ مسلمان ان کی حد درجہ تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس لئے تعظیم کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ (کوئی امت ایسی نہیں گزری جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو) گو قرآن کریم میں بہت کم انبیاءؑ کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن مسلمان تمام انبیاءؑ کا خواہ ان کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ تعظیم کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ورسلاً قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلاً لم نقصصھم علیک۔ (کتنے ہی پیغمبر ہم بھیج چکے ہیں۔ جن کا حال ہم تم سے بیان کر چکے ہیں۔ اور کتنے ہی پیغمبر اور بھی ہیں۔ جن کا حال ہم نے تم سے اب تک بیان نہیں کیا)

اسی تعلیم کے ماتحت مسلمان مہاتما بدھ۔ رام چندر جی۔ کرشن جی کنفیوشس اور زرتشت جی کی بھی اسی طرح تعظیم کرتے ہیں۔ جس طرح وہ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اسی تعلیم کا اثر ہے کہ کافی لمبے عرصہ سے احمدیہ مسلم مشن کماسی کی جانب سے ہر سال "یوم پیشوایانِ مذاہب" منایا جاتا ہے۔ جس میں مختلف عقائد رکھنے والے اشخاص کی جانب سے مختلف انبیاءؑ اور پیشوایانِ مذاہب کی زندگیوں اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کا مقصد مذہبی جھگڑوں اور تنازعات کی آگ کو ہوا دینا نہ تھا۔ بلکہ اقوام عالم کو ایک صف میں اور ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کرنا تھا۔

قرآن کریم فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دین جس کو پھیلانے کے لئے خدا تعالیٰ ازل سے اپنے پیارے بندوں کو بھیجتا رہا ہے۔ قرآن کریم کی آمد کے ذریعہ مکمل ہوگیا۔

جس طرح ایک بچے کی تعلیم الف بے تے سے شروع کی جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو بھی دین کا سبق اپنے بندوں کی استعداد کے مطابق آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ دیا۔ لیکن جب خدا تعالےٰ نے یہ محسوس کیا۔ کہ اب دنیا شعور کی آخری حد تک پہنچ چکی ہے۔ تو اس نے انسانیت کی تکمیل کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ آخری شریعت اور آخری کتاب نازل فرمائی۔ اب اس کتاب پر عمل کر کے ہی انسان تکمیل کی حد کو پہنچ سکتا ہے۔

عظیم ہندوستانی لیڈر گاندھی جی بھی ہندو ہونے کے باوجود اس حقیقت کا اظہار کرنے سے باز نہیں رہ سکے کہ اسلام امن و رواداری کا مذہب ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"اپنے تابناک ایام میں اسلام نے دنیا کو رواداری کا سبق دیا۔ جب مغرب میں ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس وقت افقِ مشرق سے روشنی کی ایک کرن پھوٹی۔ اور اس نے تمام فضا کو اپنی روشنی سے منور کر دیا۔ جس وقت دنیا گمراہی اور ضلالت کے بوجھ تلے سسک رہی تھی۔ اسلام نے آکر اسے کرب و بلا سے نجات دی۔ اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کا بنظرِ غائر مطالعہ کریں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو جس طرح میں اسلام سے محبت کرتا ہوں۔ وہ بھی کرنے لگ جائیں گے۔"

گاندھی جی نے آنریبل ممبر کے اس الزام پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ اسلام کی اشاعت تلوار کی رہینِ منت ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے پیغمبر اسلام صلعم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ جس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ یہ تلوار نہیں تھی جس نے اسلام کو اقصائے عالم میں پہنچایا۔ بلکہ یہ اسلام کی سادگی۔ پیغمبرِ اسلام صلعم کا بے نظیر اخلاق۔ آپ کی بہادری۔ بے خوفی خدا پر کامل بھروسہ اور آپ کی تعلیم تھی۔ جس نے لوگوں کے دلوں کو گرویدہ کر لیا اور وہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ مسلمان جہاں بھی ان اصولوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہیں انہوں نے کامیابی حاصل کی۔"

آخر میں میں تمام معزز ممبران سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ ہر مذہب اور ہر عقیدہ رکھنے والے لوگوں سے انصاف کریں۔ اور کسی مذہب کے متعلق نامناسب حوالہ جات دے کر اس کے پیروؤں کے جذبات کو مجروح نہ کریں۔"

اس مضمون کو پڑھ کر ایک صاحب مسٹر جی ایم ایڈمسن نے کماسی کے ایک اور اخبار "اشانٹی سینٹینل" میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کے مضمون پر بعض اعتراضات کئے گئے تھے۔

مکرم مولوی صاحب نے اس کے جواب میں "اشانتی پائنیر" کے ۲۲ر اکتوبر کے شمارہ میں ایک خط شائع کرایا۔ اس خط کا ترجمہ بھی درج ذیل ہے:۔

"مکرمی! آپ کے مؤقر جریدے کے شمارہ ۱۲ و ۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۴ء میں میرا مضمون پڑھ کر میرے ایک مہربان مسٹر جی ایم ایڈمسن نے مجھے اخبار "اشانٹی سینٹینل" کے ۱۹ر اکتوبر کے شمارہ میں مشورہ دیا ہے۔ کہ میں اپنی سرگرمیاں تبلیغی کاموں تک ہی محدود رکھوں اور انہیں ایک ایسا جمہوری ادارہ بنانے کے لئے چھوڑ دوں۔ جہاں ہمارے فیصلوں پر مذہب کا کوئی اثر نہ ہو"۔ میں مسٹر ایڈمسن کے اس گرانقدر مشورہ کا شکر گذار ہوں۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے ملک کی سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

یقیناً یہ کام ملک کے لوگوں کا ہے۔ کہ وہ دیکھیں کہ وہ حکومت خود اختیاری میں اپنے حقوق کا تحفظ اور اپنے مسائل کا حل بہترین طریقہ پر کس طرح کر سکتے ہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہے۔ کہ مسٹر ایڈمسن نے میرے مضمون سے یہ نتیجہ کیسے اخذ کر لیا۔ کہ میں نے اپنے آپ کو سیاست میں ملوث کر لیا ہے۔

جیسا کہ میں نے اپنے مضمون میں واضح کر دیا تھا۔ میں نے تصویر کے صرف اخلاقی پہلو کو لیا تھا۔ اور یقیناً میرے تبلیغی فرائض میں یہ بات داخل ہے۔ کہ اگر میں یہ دیکھوں۔ کہ کسی طبقہ کی طرف سے اسلام پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ تو میں اس کا جواب دوں

شاید مسٹر ایڈمسن نے آنریبل اے جی ڈونا ہیمنڈ کی تقریر نہیں پڑھی۔ اسی لئے انہوں نے بڑے اعتماد سے لکھا ہے۔ کہ "اسمبلی کے کسی ممبر کی طرف سے مذہب اسلام پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا"۔ الخ

میں مسٹر ایڈمسن کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے ہنسرڈ کی سرکاری رپورٹ مجریہ ۱۱ر اگست ۱۹۵۴ء کالم ۲۹۱ و ۲۹۲ سے ایک اقتباس درج کرتا ہوں۔ جس میں کہا گیا ہے۔ "مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تمام دنیا پر حکومت کرنے اور تلوار کے ذریعہ حکومت کرنے کا حق صرف انہی کو حاصل ہے"۔

کیا آنریبل ممبران مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید سے ایک بھی اقتباس ایسا دکھا سکتے ہیں۔ جس میں اس عقیدے کا ذکر ہو؟

آگے چل کر مسٹر ہیمنڈ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اسلامی تعلیمات میں بدترین امر یہ ہے۔ کہ اس میں تمام غیر مسلموں کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ اور ان سے ہر قسم کا بُرا سلوک کرنا روا رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق غیر مسلموں کو اس زندگی کے بعد دوزخ نصیب ہو گی"۔

کیا میں مسٹر ایڈمسن سے یہ پوچھنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ ان الفاظ کے متعلق ان کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ اس مذہب کے خلاف کھلم کھلا حملہ نہیں ہے۔ جس نے اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ تم دوسروں کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو۔ مبادا وہ غصہ میں آکر تمہارے خدا کو بُرا کہنے لگ جائیں (قرآن مجید سورہ ۶ آیت ۹)

کیا ان الفاظ سے اس مذہب کی توہین نہیں ہوتی۔ جس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے نجران کے عیسائیوں کو عبادت کے لئے اپنی مسجد استعمال کرنے کی اجازت دے دی؟

کیا یہ اس مذہب کے متعلق غلط بیانی نہیں ہے جس کے بانی صلعم نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جب تمام عرب میں اس کی فرمانروائی تھی۔ اور اگر وہ چاہتا تو سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیتا۔ اپنی تمام عیسائی رعایا کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی دی۔ اور انہیں جو چارٹر مرحمت فرمایا۔ وہ دنیا کی تاریخ میں رواداری کے متعلق اپنی پہلی مثال ہے۔

میں اب بھی بڑے زور سے اس خیال پر قائم ہوں۔ کہ میں نے جائز طور پر آنریبل ممبران کو متوجہ کیا تھا۔ کہ وہ ملک کے تمام طبقات کے ساتھ پورا انصاف کریں۔ اور کسی شخص کے مذہب کے متعلق ناروا الفاظ استعمال کر کے اس کے جذبات کو مجروح نہ کریں"۔

(ترجمہ از محمد احمد پانی پتی)

الفضل کا شاندار خاص نمبر

- خوشنما اور رنگین فوٹو بلاک
- غیر ممالک کی مساجد کی اور تراجم قرآن کریم کی بیرون ممالک کے اکابرین کی خدمت میں پیشکش کے فوٹو
- نہایت اعلیٰ پایہ کے پر از معلومات مضامین۔
- حجم ۲۸ صفحات قیمت صرف چار آنے

آج ہی زائد مطلوبہ کاپیوں کا آرڈر ارسال فرمائیں

(مینیجر الفضل)

الفضل کے خریداروں کے لئے اطلاع

جلسہ سالانہ کے ایام میں حسب معمول الفضل کا دفتر جلسہ گاہ کے قریب ایک خیمہ میں قائم ہو گا۔ احباب اپنی قیمت کی ادائیگی اور دیگر معلومات کے لئے تقریروں کے پروگرام کے علاوہ اوقات میں اس جگہ تشریف لائیں۔ (مینیجر الفضل)

اعلان دار القضاء ربوہ

پنڈت محمد عبد اللہ صاحب حلوائی حال ربوہ نے بشارت احمد صاحب بھٹی ولد مولوی فضل دین صاحب مبلغ دکن حیدرآباد سے مبلغ ۹/۱۵/۳۱ روپے بقایا حساب دوکان خورد دلانے کی درخواست دی ہے۔ چونکہ بشارت احمد صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بشارت احمد صاحب پندرہ یوم تک اس کا جواب دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ اور بتاریخ ۱۲/۱۶/۵۵ بوقت دو بجے بعد دوپہر پیروی کے لئے پہنچ جائیں۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

چوہدری عبد الرحمٰن صاحب سابق نمبردار قادیان ۵۴/۱۱/۳۱ بروز اتوار نسیم آباد اسٹیٹ ضلع تھر پارکر سندھ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم قادیان کے قدیمی باشندوں میں سے تھے۔ (خواجہ رحمت دفتر الفضل لاہور)

ولادت

(۱) مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نومولود کی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار نصیر احمد قائد خدام الاحمدیہ موسے والا۔ (۲) مجھے اللہ تعالےٰ نے پہلی لڑکی ۵۴/۶/۱۲ کو عطا فرمائی احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے اور نیک سیرت بنائے۔ قاضی محمود نصیر الدین سکنہ ادہووال

زد جام عشق - مردانہ طاقت کی خاص دواء - قیمت کورس ایک ماہ ۱۵ روپے ' دواخانہ نور الدینؓ - جودھا مل بلڈنگ لاہور

گلگت شاہراہِ ترقی پر

گذشتہ سات سال میں گلگت ایجنسی نے زندگی کے ہر شعبے میں ہمہ گیر ترقی کی ہے۔ حکومت پاکستان نے ۱۹۴۷ء میں گلگت کے آزاد ہونے پر اس کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ اور وہ اس علاقے کے باشندوں کی تعلیمی اور اقتصادی حالت کی بہتری کے لئے موثر اقدامات کر چکی ہے۔ اور صحت عامہ، تعلیم زراعت جنگلات کے تحفظ و افزائش حیوانات رسل و رسائل اور رسد غرض ہر شعبے میں قابلِ رشک ترقی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں کئی ایک ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

صحت عامہ: گلگت کا ہسپتال جدید ترین سامان اور ادویات سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں ایکس رے اور برقی شعاعوں کی مشینیں اور امراض قلب اور دانتوں کے علاج کے لئے جدید ترین آلات موجود ہیں۔ حال ہی میں بجلی کی روشنی کے لئے دو جنریٹر مہیا کئے گئے ہیں۔ علی آباد۔ چلاس اور سکردو کے ہسپتال جو تربیت یافتہ ماہرین کی نگرانی میں چل رہے ہیں۔ ان علاقوں کے عوام کے لئے نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان چار ہسپتالوں کے علاوہ ۳۰ ڈسپنسریاں جو سنگل۔ گیس، یاسین۔ جلت۔ پونچی۔ نگر۔ دو میال۔ گنتری۔ چتور کھنڈ۔ کیل۔ قلمدرچی۔ تانگیر۔ ڈو۔ اور منی مرگ میں واقع ہیں اور بالو۔ بزچلی پور۔ کھور اور جل کی ابتدائی طبی امداد کی چوکیاں عوام کی خدمت کر رہی ہیں۔ قلمدرچی۔ تانگیر۔ ڈو اور منی مرگ کی ڈسپنسریاں حکومت پاکستان نے قائم کی ہیں۔ اور ابتدائی امداد کی چوکیوں میں توسیع کی جا رہی ہے۔ روندو کے لئے بھی ایک ڈسپنسری منظور ہو چکی ہے۔

. . . .

گذشتہ دو ماہ سے گشتی شفاخانے نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔ اور دور افتادہ دیہات کے لوگوں کی طبی امداد کی جا رہی ہے۔

تعلیم: ایک ماہر تعلیم کی نگرانی میں پورے نظام تعلیم کو از سر نو ترتیب دی گئی ہے۔ گلگت کے مڈل سکول اور زنانہ پرائمری سکول کو علی الترتیب ہائی سکول اور مڈل سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ جلت۔ گولاپور۔ جھمو گڑھ اور مناور کے مقامات پر چار نئے پرائمری سکول کھولے گئے ہیں۔ چند مکتب بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اسکردو اس کے لئے ایک نیا پرائمری سکول منظور کیا گیا ہے۔ سارے علاقے میں اس وقت چالیس پرائمری سکول اپنی ... ہیں۔ اس علاقے کے طلباء کو پاکستانی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ ایسے مستحق طلباء کو حکومت وظائف دیتی ہے۔

زراعت: زرعی سہولتوں اور آبپاشی کے نئے سائل نے زراعت کو خاص ترقی دی ہے۔ اب پہلے سے زیادہ زمین زیر کاشت لائی جاتی ہے۔ استور سب ڈویژن میں پکورا ڈویان اور چھورت کے دیہات میں نئی نہریں بنائی گئی ہیں۔ ان نہروں سے ۱۱،۸۰۰ کنال زمین سیراب ہوتی ہے۔ گوری کوٹ اور رنی ... میں بھی ایک وسیع قطعے کی آبپاشی کے لئے نہر کھودی گئی ہے۔ چلاس سب ایجنسی میں ہوڈر کے علاقے میں نہریں کھلنے کی وجہ سے ۴،۵۰۰ کنال اراضی زیر کاشت آ چکی ہے۔ محکمہ زراعت نے ماڈل اور تجرباتی فارموں پر نئے اور بہتر قسم کے بیجوں کی کاشت کے جو تجربات کئے تھے۔ وہ نہایت کامیاب ثابت ہوئے۔ جدید زرعی آلات کے استعمال کا بھی مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ اور کسانوں کو بیج بھی مہیا کئے جاتے ہیں ثمردار درختوں کے ذخیرے گلگت اور استور میں قائم کئے جا چکے ہیں۔ حال ہی میں ایک نیا ذخیرہ چلاس کے لئے منظور ہو چکا ہے۔ ثمردار پودے مفت مہیا کئے جاتے ہیں۔ ایسے درختوں کی کاشت اور انہیں کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں سے بچانے کے لئے جو مہم شروع کی گئی تھی۔ وہ اس حد تک کامیاب ہو چکی ہے کہ اب پاکستان کی منڈیوں میں گلگت کے میوے خاصی تعداد میں پہنچنے شروع ہو گئے ہیں

ایجنسی نے جنگلات کو جو ڈوگرہ تسلط کے زمانہ میں عدم توجہ سے بیکار پڑے ہوئے تھے کام میں لانے اور ترقی دینے کے لئے ایک ڈویژنل فارسٹ آفیسر اور عملہ کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ اس علاقہ میں ریشم کی صنعت کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اور حکومت اس صنعت کے قیام پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ ایجنسی میں حیوانات کی افزائش اور تحفظ کی خاطر گلگت میں اینیمل ہسبنڈری کا محکمہ قائم کیا گیا ہے۔ اس محکمے کی نگرانی میں ایک پولٹری فارم بھی چل رہا ہے

رسل و رسائل: حکومت نے اندرونی آمد و رفت کے ذرائع کو بہتر بنانے کے لئے کئی جیپ سڑکیں تیار کی ہیں۔ راولپنڈی اور گلگت کے درمیان تجارتی بنیادوں پر ایک باقاعدہ ہوائی سروس جاری ہے پہلی مرتبہ گلگت، راولپنڈی اور گلگت۔ سکردو کے درمیان عام ڈاک کی سروس جاری کر دی گئی ہے۔ اور گلگت اور راولپنڈی کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔

حکومت اس علاقہ کے باشندوں کو غلہ۔ نمک اور مٹی کا تیل کثیر لاگت صرف کر کے رعایتی نرخوں پر مہیا کرتی ہے۔ حال ہی میں وزارت امور کشمیر ڈھائی لاکھ روپے سے زیادہ کی رقم منظور کر چکی ہے۔ تاکہ گلگت کے باشندوں کے لئے ارزاں نرخوں پر ضروری اشیاء کی رسد کا سلسلہ جاری رہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے!

تحریک جدید کے انیس سالہ جہاد میں بقایا داران کے مخلصانہ جذبات

(۱) ضلع منٹگمری کے ایک دوست جن کا خیال تھا۔ کہ میں اپنے انیس سال پورے ادا کر چکا ہوں۔ جب ان کو دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے اپنے بقایا ۱۳۷/- کی اطلاع ملی۔ اور لکھا گیا۔ کہ اگر آپ نے اس بقایا سے کوئی رقم ادا کی ہے۔ تو مرکزی رسید کا حوالہ ... پڑتال کر کے دیں۔ تو انہوں نے لکھا کہ میرے پاس ثبوت تو کوئی ہے نہیں۔ میری یاد ہے کہ میں دے چکا ہوں .... میں اس وقت بیکار ہوں۔ اور بیمار بھی ہوں۔ مگر یہ بقایا ضرور ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ مہلت دی جائے۔ اور میرا نام فہرست سے کاٹا نہ جائے۔

(۲) سید سعید خالد صاحب کراچی:۔ بقایا کا حساب ملا۔ انیسویں سال میں میرا وعدہ ۲۰/- تھا۔ مگر آپ اسے ۱۵/- کر دیں۔ تا ہر سال اضافہ ہوتا جائے۔ اس حساب سے میرے ذمہ بقایا بجائے ۱۴۶/- کے ۲/- رہ جائے گا۔ اور میں یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر ادا کر دوں گا۔ میرا نام فہرست سے نہ کاٹا جائے میں بوجہ بیماری رخصت پر ہوں۔ اپنا مکان واقعہ محلہ دارالرحمت ربوہ ضمانت میں دیتا ہوں۔ جو دو ہزار کی قیمت کا ہو گا۔ جب بقایا ادا کروں۔ اس وقت مکان مجھے واپس دیا جائے۔ تحریک جدید نے مکان پر قبضہ کر لیا ہے۔

(۳) میاں احمد الدین صاحب ڈرائیور راولپنڈی:۔ آپ نے جو میرے بقایا ۱۵۵/- کی تفصیل دی ہے۔ درست ہے۔ ملازمت سے فارغ ہونے کے سبب بقایا ہو گیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے دل میں پختہ عہد کر لیا ہے۔ کہ یہ بقایا ضرور ادا کرتا ہے۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ میری ایک رقم ملنے والی ہے۔ اس کے ملنے پر میں اپنا بقایا انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ادا کروں گا۔ آپ میرا نام فہرست میں رکھیں۔

(۴) سندھ سے مولوی عبد المنان صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۸۹/- بقایا کی تفصیل پہنچی۔ بقایا میں ۵۰/- کا منی آرڈر ارسال ہے۔ باقی رقم بھی چند دنوں میں ارسال کر دوں گا۔ آپ کا احسان ہے۔ کہ بقایا کی اطلاع کر دی۔ ورنہ میں اس سعادت سے محروم رہ جاتا۔

فرمایا:۔ (۵) "یاد رکھو! یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کر دے گا۔ اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے۔ تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ ؎

قضائے آسماں است ایں بہر صورت شود پیدا"

(۶) "پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تحریک میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے"

(۷) "مت خیال کرو۔ کہ تم اپنے عذروں سے خدا تعالیٰ کو خوش کر سکتے ہو"

(۸) "مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی گردن اونچی کر سکتے ہو"

(۹) "مت سمجھو۔ کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ اپنی اولادوں اور آئندہ آنے والی نسلوں میں دین کی محبت پیدا کر سکتے ہو"

(۱۰) اگر تمہارے اندر قربانی کا مادہ نہیں جو اس زمانہ میں ضروری ہے۔ اگر تمہارے اندر مالی اور جانی قربانی کا مادہ نہیں۔ جو اس زمانہ میں ضروری ہے۔ تو تم نہ خدا کو منہ دکھانے کے قابل ہو۔ اور نہ آئندہ آنے والی نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہو سکتے ہو"

(۱۱) اے اسلام اور احمدیت کے بہادر سپاہیو!!! ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردہ کو چاک کر کے رکھ دو۔ اور اپنا بقایا تحریک جدید ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں درج کرا لو۔ (وکیل المال تحریک جدید)

رشتہ مطلوب ہے

"معزز خاندان کی ایک مقبول صورت، نیک سیرت، دیندار، ذہین اور سلیقہ شعار لڑکی جس کی تعلیم میٹرک تک ہے کے لئے با ایں ہمہ اوصاف رشتہ مطلوب ہے۔ معزز اور مخلص خاندان کے برسر روزگار لڑکے کے لئے جس کے اوصاف ظاہری اور باطنی پسندیدہ ہوں مکمل کوائف کے ساتھ پتہ ذیل پر خط و کتابت فرما دیں"

م۔ ظ۔ ا۔ معرفت الفضل لاہور

اراضی ربوہ کی خرید کے لئے سہولتوں کا اعلان

مرکز سلسلہ میں مکانات بنانے کے خواہشمند دوست توجہ فرمائیں

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بکثرت یہ الہام ہوا وسع مکانک ۔ وسع مکانک۔ وسع مکانک یعنے اپنے مکانوں کو بڑھاؤ اور انہیں ترقی دو۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہی نہیں بلکہ اس الہام میں جماعت بھی مخاطب تھی۔ اور اسے بتایا گیا تھا کہ یاد رکھو اگر تم دشمنوں کے حملوں اور ان کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ مرکز سلسلہ میں مکانات بناتے چلے جاؤ۔ یہ وسع مکانک کا متواتر الہام درحقیقت آئندہ زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی۔ اور اس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ جب کبھی احمدیوں کو مشکل پیش آئیگی۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس التجا کے ساتھ جھکیں گے۔ کہ الٰہی ہم کیا کریں تو ہماری طرف سے انہیں کہا جائیگا کہ وسع مکانک اپنے مکانوں کو وسیع کرلو۔ اور زیادہ مرکز کو مضبوط کرلو۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنا اب آپ لوگوں کا کام ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز الفضل ۲۳ نمبر ۲۶۶)

جو دوست ابھی تک مرکز سلسلہ میں مکان تعمیر کرنے کی غرض سے زمین نہیں خرید سکے۔ ان کے لئے دفتر نے آئندہ حسب ذیل سہولتیں کردی ہیں احباب کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔

(۱) محلہ دارالفضل (ط) اور محلہ دارالیمن (الف) میں آئندہ زمین اقساط پر مل سکے گی۔ کل قیمت پچیس ماہوار اقساط میں واجب الادا ہوگی۔ محلہ دارالفضل میں قیمت ایک ہزار روپیہ کنال اور محلہ دارالیمن میں ۷۵۰ روپے کنال ہے۔ اور اس میں بھی ½۱۲ فیصدی Rebate دیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔ لیکن جو دوست نقد یکمشت ادا کردیں گے انہیں ۲۵ فیصدی Rebate دیا جائے گا۔

(۲) باقی محلوں کی کل قیمت ایک سال میں ماہوار اقساط میں ادا کی جاسکتی ہے۔ نقد یکمشت ادا کرنے والے دوست کو ½۱۲ فیصدی رعایت دی جائے گی۔ زمین کی قیمت محلہ دارالرحمت ضمیمہ میں پندرہ صد روپیہ کنال اور محلہ دارالنصر (ج) اور محلہ باب الابواب (ب) میں ۷۵۰ روپے فی کنال ہے۔

(۳) دوستوں کو اختیار ہوگا کہ سودا کرنے سے قبل قطعہ دیکھ کر پسند کرلیں۔ لیکن ریزرویشن کیلئے ضروری ہوگا کہ کم از کم دس فیصدی قیمت کا پیشگی دیں۔

(۴) مقررہ اقساط ادا نہ کرنے کی صورت میں ۲۵ فیصدی اداشدہ روپیہ کا ضبط کرکے باقی واپس کردیا جائیگا۔ اور زمین ضبط کرلی جائے گی۔

(۵) کونے والے قطعات کی قیمت ۲۵ فیصدی زائد لی جائیگی۔

نوٹ۔ محلہ دارالفضل میں رقبہ فی پلاٹ چار کنال ہے۔ اور باقی محلہ جات میں دس مرلہ یا کنال کے پلاٹ ہیں۔

خاکسار:۔ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

آپ کروڑپتیوں سے زیادہ خوش قسمت ہیں؟

بشرطیکہ آپ اور آپ کی بیوی بچے (۱) اسباق تعلیم القرآن قیمتی اڑھائی روپیہ (۲) لغات القرآن قیمتی اڑھائی روپیہ (۳) فقہ احمدیہ بارہ آنے۔ (۴) امام المتقین ڈیڑھ روپیہ (۵) نجات المسلمین بارہ آنہ (۶) عربی اردو ڈکشنری اڑھائی روپیہ (۷) جھوک مہدی (۸) چھٹی مسیح ہر دو چار آنہ (۹) اسباق الصلوٰۃ دو آنہ (۱۰) نماز مترجم ایک آنہ کے ذریعہ ترجمہ قرآن اور تعلیم دینیات حاصل کر لیں دس کتابوں کے رٹ کے خریدار کو پانچ روپے کی دوا۔ محافظ صحت و جوانی بطور تحفہ مفت پیش کی جائیگی دوا کا مطبوعہ نسخہ بھی مفت دیا جائے گا۔

حکیم عبد اللطیف شاہد تاجر کتب ربوہ

نزد جلسہ سالانہ و لاہور ۲ امین بازار گوالمنڈی

پیرامونٹ حسن افزا مصنوعات استعمال کر کے قومی صنعت کو فروغ دیں

جدید سائنٹیفک طریقہ پر تیار شدہ

سر دماغ اور بالوں کی حفاظت کیلئے
پیرامونٹ ہیر آئل خوشبودار
بھٹی کا تیار شدہ
بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہے۔
قیمت فی شیشی ۶ اونس ۸/ اور ۱ روپیہ

چہرے کی خوبصورتی اور جلد کی حفاظت کیلئے
پیرامونٹ سنو
فیس کریم
حسن کو نکھارتی ہے۔ اور جلد کو ملائم رکھتی ہے اس کا روزانہ استعمال چہرے کے داغ دھبے صاف کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس بارہ آنے

پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

بکنگ ایجنٹوں اور مال سپلائی کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے

حیات بقاپوری حصہ دوم

مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جو روحانیت کا ایک اعلیٰ مرقع ہے چھپ کر تیار ہو چکی ہے کتابت۔ طباعت۔ کاغذ نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ ایام جلسہ میں تقریباً ہر کتب فروش سے مل سکیگی

قیمت صرف ۱۲/

علی محمد بی اے بی ٹی ربوہ

شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع اور امتیازی شان کے بیان میں
۲۱۲ صفحات کا یہ دیدہ زیب علمی خزانہ
جلسہ سالانہ پر تاجران کتب سے مل سکتا ہے

کراچی میں ضرورت ہے

(۱) فیکٹری کے لئے ایک Cashier کی جو انگریزی اچھی طرح بول سکیں۔ اور خوش لباس ہوں۔ تنخواہ ۲۵۰ روپیہ ماہوار

(۲) چند SUPERVISERS کی جو کام اور کاریگروں کی دیکھ بھال کر سکیں۔ اور پورا کام سنبھالنے کی ذمہ داری لے سکیں۔ تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ

(۳) میٹرک پاس یا فیل سمجھدار کلرکوں کی جو گاہکوں کو کپڑے دے سکیں اور ان کی رسیدوں کو پڑھ سکیں۔ عمر ۲۱ سال سے زیادہ ہو۔ تنخواہ ۸۰ سے ۱۰۰ تک

(۴) ایسے بیکار کئی جوانوں کی جو ہنر سیکھنا عار نہ سمجھتے ہوں۔ ہم ان کو ایک سے دو ماہ میں ریشمی اور گرم کپڑوں کو استری کرنے کا کام سکھا کر ۱۰۰ سے ۱۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ دینگے کام سکھانے کے دوران میں کھانے اور رہنے کی جگہ دیں گے۔ اور کچھ جیب خرچ اس کیلئے معمولی تعلیم کافی ہے۔ بغیر تعلیم کے بھی سمجھدار کام سیکھ سکتے ہیں۔

(۵) چوکیدار کی جو حفاظتی کاموں کو سنبھال سکیں۔ تنخواہ ۷۵ سے ۹۰ روپیہ صرف وہی دوست مجھے ملیں جو دیانتداری سے اپنا ذریعہ معاش مستقل طور پر قائم رکھنا چاہتے ہیں چند ماہ کیلئے ہم رہنے کی جگہ دے سکتے ہیں اس کے بعد دوست اپنا انتظام کر لیں۔

ملنے کا پتہ اور اوقات صرف جلسہ کے دوران میں۔ صبح۔ ایک گھنٹہ جلسہ کے شروع ہونے سے پہلے رات۔ جلسہ کے ختم کے بعد ایک گھنٹہ تک

دفتر امور عامہ میں تشریف لائیں۔ اور ر احمد صاحب کو ملیں۔

عورتیں کیا کریں

ایسی بیمار عورتیں جو شرم کی وجہ سے اپنی بیماری کا حال کسی پر ظاہر نہیں کرتیں وہ اپنا حال طبی زنانہ بورڈ کو لکھیں۔ یہ بورڈ ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں اور نرسوں پر مشتمل ہے جو مریض عورتوں کے حالات پر اچھی طرح غور کر کے ان کیلئے کسی فیس کے بغیر بہترین و موثر نسخہ تجویز کر دیتا ہے۔ تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کیلئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

خانم دواخانہ (زنانہ طبی بورڈ) ایمپرس پارک لاہور

قبر کے عذاب سے بچو

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

قادیان کا اولین دواخانہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی دعا اور مبارک ہاتھوں سے قائم شدہ

حب اطہر رجسٹرڈ

کو پیش کرنے اور شہرہ آفاق بنانے والا

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

دیگر مرکبات کو بھی لیکر آپ کی خدمت میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہو رہا ہے

دیگر مجرب دوائیں

دوائی خاص: گرے ہوئے رحم کو برقرار کرنے کی دوا تین روپے۔

طلاء اکسیر: سوا روپیہ۔

مقوی دماغ گولیاں
طالبعلموں۔ دفتری کارکنوں کے لئے تحفہ۔ ایک روپیہ

فولادی گولیاں: مقوی اعصاب دنیا پانچ روپے

سرمہ ممیرا خاص: آنکھوں کی ہر قسم کی بیماری کیلئے مفید سرمہ۔ قیمت فی تولہ ۳ روپے چھ ماشہ ۱/۱۰/۰ روپیہ۔ تین ماشہ پندرہ آنہ

تریاقِ کبیر امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید اسم بامسمی تریاق ہے۔
قیمت چھوٹی شیشی دس آنے۔ درمیانی شیشی ۱/۴ بڑی شیشی ۲/۸

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اپنی طرز کی واحد دکان احمدیہ ماڈرن سٹور ربوہ